

زہد؛ سیدالزہاد کی نظر میں

<?xml encoding="UTF-8">

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوٰ والسلام على رسول الله و آله الطاهرين لا سيما سیدالزہاد علی بن ابی طالب ”روحی له الفدائ“

واللعن الدائم على اعدائهم اجمعين

بہتر یہ ہے کہ اس موضوع کے متعلق سب سے پہلے کلمہ زہد کے لغوی معنی کو ذکر کیا جائے پھر حضرت

امیرالمومنین علی بن ابی طالب نے نہج البلاغہ میں جو تعریف بیان فرمائی ہے اسے ذکر کیا جائے

زہد کے لغوی معنی:

لغت میں زہد و رغبت ایک دوسرے کے ضد ہیں جیسا کہ ابن منظور افریقی نے ”لسان العرب“ میں ان لفظوں کے ساتھ تصریح کی ہے :

”الزهد : ضد الرغبة والحرص على الدنيا، والزهد في الاشياء كلها : ضد الرغبة “ (۱)

اور اسی طرح محمد رضا نے ”معجم متن اللغ“ میں بھی اسی مطلب کی جانب ان الفاظ میں تصریح کی ہے

: ”الزهد في الاشياء كلها: ضد الرغبة“ (۲)

شیخ فخر الدین طریحی ”قدس سرہ“ مجمع البحرین میں زہد کے متعلق فرماتے ہیں :

’فی الحديث: افضل الزهد اخفاء الزهد“ الزهد في الشئ خلاف الرغبة فيه،

تقول: زهد في الشئ بالكسر زهدا و زهاد بمعنى تركه و اعرض عنه، فهو زاهد ...

و فی معانی الاخبار ”الزاهد من يحب ما يحب خالقه و يبغض ما يبغضه خالقه و يتحرّج من حلال الدنيا ولا

يلتفت الى حرامها“

و فی الحديث ”اعلى درجات الزهد ادنى درجات الورع و اعلى درجات الورع ادنى درجات اليقين و اعلى درجات

اليقين ادنى درجات الرضا، الا و ان الزهد في الدنيا في آي...“

و عن بعض الاعلام: الزهد يحصل بترك ثلاث اشياء: ترك الزی، و ترك الهوی، و ترك الدنيا... (۳)

انہوں نے بھی زہد و رغبت کو ایک دوسرے کا ضد جانا ہے زہد، ترک اور اعراض کے معنی میں ہے زاہد، حدیث میں

وہ شخص ہے جو اس چیز کو دوست رکھے جسے اس کا خالق دوست رکھتا ہے اور جس چیز کو اس کا خالق

ناپسند کرتا ہے اسے ناپسند کرے اور اسے مبعوض جانے...

بہر حال لغت میں زہد ترک، بے اعتنائی، عدم توجہ، اعراض و... کے معنی میں استعمال ہوتا ہے پس عدم توجہ و

ترک دنیا و بے اعتنائی و کف نفس کا نام زہد ہے۔

تعریف زہد:

حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب ”روحی لہ الفداء“ زہد کی یوں تعریف فرماتے ہیں :

”الزهد، قصر الامل ، والشکر عند النعم، والتورع عند المحارم“ (۴)

یہ میرے مولا کا چار سطر پہ مشتمل خطبہ ہے جو کہ زہد کے متعلق ہے۔ ہم نے صرف زہد کی تعریف ذکر کی ہے۔

نسخہ محمد عبدہ، صبحی صالح اور میثم بحرانی میں ”التورع“ کے بجائے ”الورع“ ہے۔ (۵)

زہد امیدوں کے کم کرنے، نعمتوں پر شکر ادا کرنے اور حرام چیزوں سے دامن بچانے کا نام ہے۔

مخفی نہ رہے کہ ورع و تورع معنی کے لحاظ سے ایک ہیں اس لئے کہ ”الورع“ کی محمد عبدہ و صبحی صالح

وغیرہ نے اس طرح تعریف بیان کی ہے :

”الكف عن الشبهات خوف الوقوع في المحرمات“ (۶)

اور نسخہ معجم میں ”التورع“ کی بھی تعریف کی گئی ہے۔ پس محرمات کے ارتکاب کے خوف سے اپنے آپ کو

شبهات سے بچانے کا نام ورع و تورع ہے۔

ایک اور مقام پہ میرے مولا نے زہد کی ماہوی و حقیقی تعریف بیان فرمائی ہے۔ وہ تعریف حقیقت میں قرآن

کریم کی ایک آیت کی تفسیر ہے اور اسے آیت ”زہد؛ قرآنی نقطہ نظر سے“ کے عنوان سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

ہمارے استاد ”ادام اللہ ایامہ“ کے بقول قرآن کریم کی سب سے بہتر تفسیر نہج البلاغہ ہے۔

بہر حال زہد کے متعلق میرے آقا یوں فرماتے ہیں :

”الزهد كلمة بين كلمتين من القرآن: قال الله سبحانه 'لکی تا تأسوا علی ما فاتکم و لا تفرحوا بما آتاکم' ومن لم

یأس علی الماضي ولم یفرح علی بالآتی فقد اخذ الزهد بطرفیه“ (۷)

مکمل زہد قرآن مجید کے دو جملوں میں ہے ’’جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے، اس پر رنج و افسوس نہ کرو

اور جو چیز اللہ تمہیں دے اس پر اترؤ نہیں‘‘ لہذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی

چیز پر اتراتا نہیں اس نے زہد کو دو سمتوں سے سمیٹ لیا ۔

نہج البلاغہ میں زہد کی تعریف مذکورہ دو مقام پہ آپ لوگوں نے ملاحظہ فرمائی جو کہ ایک نہایت ہی دقیق و

عمیق تعریف تھی۔ ہم تعریف کے لحاظ سے اتنی بحث کو ہی کافی سمجھتے ہیں لہذا ہماری روش یہی رہے گی کہ

ہم موضوعات میں نص کلام امیرکلام (علیہ السلام) پیش کریں گے پھر اس کا ترجمہ اور بقدر ضرورت توضیح

دیں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

بہترین زہد :

میرے مولا ، زوج بتول (س)، ابوالحسین، ابوالائمہ، خلیفہ بلافضل رسول (ص) سید الزہاد ”روحی لہ الفداء“ زہد

کی بہترین قسم کے متعلق یوں فرماتے ہیں :

”افضل الزهد اخفاء الزهد“ (۸)

بہترین زہد، زہد کا مخفی رکھنا ہے۔

زاہد حقیقی وہ ہے جو اپنے زہد کو پوشیدہ رکھے اور ہر جگہ تظاہر نہ کرتا پھرے۔ پس وہ افراد جو زہد کو مخفی

نہیں کرتے، شہرت کے پھندے میں جکڑ چکے ہیں، زہد کا اعلان کرتے ہوئے پھرتے ہیں، اپنے آپ کو زاہد کہلانے میں

دوسروں کو استعمال کرتے ہیں اور بھاری رقوم خرچ کرتے ہیں وہ زاہد نہیں بلکہ ریاکار ہیں۔ جاہ طلبی، حب ذات

و شہرت نے انہیں بیمار بنا دیا ہے اور ایسے لوگوں میں عجب کی بیماری بھی موجود ہوتی ہے ”و کم من عابد فسدہ العجب“ یہ لوگ زاہد نما ہیں، انہوں نے زاہدوں کے لباس میں اپنے آپ کو سچ لیا ہے۔

زہد سید الزہاد و امام المتقین و قائد الغر المحجلین علی بن ابی طالب (علیہ السلام) ایک بے مثال زہد ہے۔ زہد علی جیسا کوئی بھی زہد نہیں ہے اور علی (علیہ السلام) ایسا زاہد ہے جس کے مانند سوائے نبی اکرم ص کوئی زاہد تاریخ انسانیت میں نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

ہم ابتدا میں ابن ابی الحدید معتزلی کا کلام زہد علی (علیہ السلام) کے بارے میں نقل کرتے ہیں :

”اما الزهد فی الدنيا : فهو سید الزہاد، بدل الابدال، الیہ تیشد الرحال... ما شبع من طعام قط و کان اخشن الناس مأكلا و لباساً.. و کان لا یاکل من اللحم الا قليلا و یقول : ”لا تجعلوا بطونکم مقابر الحیوان“ و کان مع ذالک اشد الناس قوۃً و اعظمهم یدا و هو الذی طلق الدنيا ثلاثاً و کانت الاموال تجیی الیہ من جمیع بلاد الاسلام فکان یفرقها ثم یقول هذا جنای و خیارہ فیہ اذ کل جان یدہ الی فیہ (۹)

وہ زہد میں سید الزہاد اور بدل الابدال ہیں، انہی کی جانب سفر کیا جاتا تھا... انہوں نے کبھی سیر ہو کر طعام تناول نہیں فرمایا۔ وہ لباس و خوراک کے لحاظ سے بہت سخت تھے.. انتہائی تھوڑا سا گوشت تناول فرماتے تھے درحالیکہ فرماتے تھے اپنے بطون کو حیوانات کی قبریں قرار نہ دو۔ اس کے باوجود وہ تمام لوگوں سے طاقتور و قدرتمند تھے۔ وہ علی (علیہ السلام) جنہوں نے دنیا کو تین بار طلاق دی، تمام بلاد اسلامی سے انکی سمت مال آتے تھے...

زہد علی (علیہ السلام)؛ عمر بن عبد العزیز کی نظر میں

”ما علمنا ان احدا کام فی هذه الامة بعد النبی ازهد من علی بن ابی طالب“ (۱۰)

رسول اللہ کے بعد اس امت میں علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے زیادہ زاہد ہماری نظر میں کوئی بھی نہیں ہے۔

اب یہاں ہم زہد، علی (علیہ السلام) کی نظر میں بیان کرتے ہیں البتہ چونکہ یہ موضوع بھی ایک طویل موضوع ہے لہذا ہماری کوشش یہ ہے کہ صرف چند نمونوں پر اکتفا کریں؟

زہد علی (علیہ السلام) کے کچھ نمونے:

۱۔ ”واللہ لدنیاکم هذه اھون فی عینی من عراق خنزیر فی ید مجزوم“ (۱۱)

خدا کی قسم! تمہاری یہ دنیا میری نظروں میں سور کی ان انتڑیوں سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کوڑھی کے ہاتھ میں ہوں۔

۲۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب (علیہ السلام) جب اہل بصرہ سے جنگ کے لئے گئے تو عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں مقام ذی قار میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنا جوتا جوڑ رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے ابن عباس! اس جوتے کی قیمت کیا ہوگی؟ ”ماقیمۃ هذه النعل؟“ میں نے کہا کہ ”لا قیمۃ لها“ آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پیش نظر حق کا قیام اور باطل کا مٹانا نہ ہو تو تم لوگوں پر حکومت کرنے سے یہ جوتا کہیں زیادہ عزیز ہے ”واللہ لہی احب الی من امرتکم الا ان اقیم حقا او ادفع باطلا...“ (۱۲)

۳۔ ”... و ان دنیا کم عندی لاهون من ورقة فی فم جرادة تقضمها ما لعلی و ...“ (۱۳)

خدا کی قسم! اگر سات اقلیم ان چیزوں سمیت جو آسمانوں کے نیچے ہیں مجھے دے دئیے جائیں کہ میں اللہ کی صرف اتنی معصیت کروں کہ چیونٹی سے جو کا چھلکا چھین لوں تو کبھی بھی ایسا نہ کروں گا۔ یہ دنیا میرے نزدیک اس پتی سے بھی زیادہ بے قدر ہے جو ٹڈی کے منہ میں ہو کہ جسے وہ چبا رہی ہو۔ علی کو فنا ہونے والی نعمتوں اور مٹ جانے والی لذتوں سے کیا واسطہ؟

۴۔ ”ولا لفیتم دنیا کم هذه ازهد عندی من عفة عنز“ (۱۴)

اور تمہاری دنیا میری نظروں میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ ناقابل اعتنا ہے۔

۵۔ ”لقد علمتم انی احق الناس بها من غیری؛ واللہ لاسلمنّ ما سلمت...“ (۱۵) تم جانتے ہو کہ مجھے اوروں سے زیادہ خلافت کا حق پہنچتا ہے۔ اللہ کی قسم! جب تک مسلمانوں کے امور کا نظم و نسق برقرار رہے گا اور صرف میری ہی ذات ظلم و جور کا نشانہ بنتی رہے گی، میں خاموشی اختیار کرتا رہوں گا تاکہ (اس صبر پر) اللہ سے اجر و ثواب طلب کروں اور اس زیب و زینت کو ٹھکرا دوں جس پر تم مر مٹے ہو۔ (یہ مکمل خطبہ ہے)۔

زاہدوں کی خصوصیات

امیرکلام، امیرالمومنین، یعسوب الدین امام المتقین، سید الزہاد ”روحی لہ الفدائ“ نے زاہدوں کی خصوصیات کو بیان فرمایا ہے۔ ہم صرف نہج البلاغہ سے بعض خصوصیات کو نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ میرے مولا فرماتے ہیں: ”ان الزاہدین فی الدنیا تبکی قلوبہم و ان ضحکوا...“ بے شک اس دنیا میں زاہدوں کے دل روتے ہیں اگر چہ وہ ہنس رہے ہوں اور ان کا غم و اندوہ حد سے بڑھا ہوتا ہے اگر چہ ان سے مسرت ٹپک رہی ہو۔ اور انہیں اپنے نفسوں سے انتہائی بیر ہوتا ہے اگر چہ اس رزق کی وجہ سے جو انہیں میسر ہے ان پر رشک کیا جاتا ہو۔ (۱۶)

2۔ میرے مولا نے رات کے وقت اپنے فرش مبارک سے اٹھ کر ستاروں پہ ایک نظر ڈالی اور نوف بن فضالی بکالی سے فرمایا: ”اے نوف! سوتے ہو یا جاگ رہے ہو؟“ میرے مولا کو نوف نے جواباً عرض کیا: ”اے امیرالمومنین! جاگ رہا ہوں۔“

فرمایا: ”طوبی للزاہدین فی الدنیا الراغبین فی الآخرة...“ خوشا نصیب ان کے کہ جنہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اور ہمہ تن آخرت کی طرف متوجہ رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش، مٹی کو بستر اور پانی کو شربت خوش گوار قرار دیا۔ قرآن کو سینے سے لگایا اور دعا کو سپر بنایا پھر حضرت مسیحؑ کی مانند دنیا کو چھوڑ کر دنیا سے الگ تھلگ ہوئے۔

اے نوف! داود علیہ السلام رات کے ایسے ہی حصہ میں اٹھے اور فرمایا: ”یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں بندہ جو بھی دعا مانگے مستجاب ہوگی سوائے اس شخص کے جو سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا یا لوگوں کی برائیاں کرنے والا (کسی ظالم حکومت) کی فوج میں ہویا سارنگی یا ڈھول تاشہ بجانے والا ہو۔ (۱۷)

اس پیراگراف کا مقصد یہ ہے کہ زاہد سحر خیز ہوتا ہے، مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور وہ کبھی بھی ظالم کی مدد نہیں کرتا۔ وہ ”تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان“ (۱۸) پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اسی فرمان خدا کے پیش نظر وہ ظالم حکومت کے کسی بھی منصب کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی ظالم و طاغی و عاصی کی مدد کرتا ہے؟ ڈھول تاشہ فقط بعنوان نمونہ ذکر کیا گیا ہے ورنہ مراد یہ ہے کہ زاہد کبھی لہو و عبث کاموں کو انجام نہیں دیتا بلکہ ایسے کاموں سے اسے قلبی نفرت ہوا کرتی ہے؟ ہر وہ شخص جو ایسے کاموں

میں اپنے قیمتی وقت کو ضایع کرتا ہے، مستجاب الدعا نہیں بن سکتا اور اللہ عز و جل ایسے شخص کو اس کے حال پہ چھوڑ دیتا ہے۔

۳۔ ایک اور مقام پر سید الزہاد (علیہ السلام) فرماتے ہیں :

”والناس منه فى راحة اتعب نفسه لآخرته و اراح الناس من نفسه ؟ بعده عن تباعد عنه زهد...“

متقی و زاہد کا نفس اس کے ہاتھوں مشقت میں مبتلا ہے اور دوسرے لوگ اس سے امن و راحت میں ہیں۔ اس نے آخرت کی خاطر اپنے نفس کو زحمت میں اور خلق خدا کو اپنے نفس (کے شر) سے راحت میں رکھا ہے۔ جن سے دوری اختیار کرتا ہے تو یہ زہد و پاکیزگی کیلئے ہوتی ہے اور جن سے قریب ہوتا ہے تو یہ خوش خلقی و رحم دلی کی بنا پر ہے۔ نہ اس کی دوری غرور و کبر کی وجہ سے ہے اور نہ اس کا میل جول کسی فریب اور مکر کی بنا پر ہوتا ہے۔ (۱۹)

اس پیراگراف میں زاہد کی کچھ خصوصیتوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے :

1۔ اس کا نفس ہمیشہ رنج و الم میں مبتلا رہتا ہے۔

2۔ لوگوں کو اذیت نہیں کرتا، تکلیف نہیں پہنچاتا اور لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے امن و امان میں رہتے ہیں۔ اسی مطلب کی جانب سید عرب و عجم رسول ثقلین حضرت محمد مصطفیٰ - نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے : ”المسلم من سلم المسلمون من يده و لسانه“ پس اگر یوں کہا جائے کہ زاہد مسلمان حقیقی ہوتا ہے یا یوں کہا جائے کہ مسلمان حقیقی زاہد ہی ہوتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

3؟ زاہد کی دوری زہد و پاکیزگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

4؟ زاہد خوش خلق و نرم دل ہوتا ہے اور اسی بنا پر دوسروں کے قریب ہوتا ہے نہ کہ غرور ، تکبر، فراڈ و مکر کی بنا پر۔

5۔ زاہد غرور و تکبر کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔

6۔ زاہد فریب اور مکر و دھوکے جیسے موذی مرض میں مبتلا نہیں ہوتا۔

7۔ چونکہ اس خطبہ میں امام المتقین علی بن ابی طالب روحی لہ الفدائ نے پرہیزگاروں کی صفات و خصوصیات کو بیان فرمایا ہے لہذا یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ زاہد و متقی ایک ہی ہیں پس تمام متقی کی صفتیں زاہد کی صفتیں کہی جاسکتی ہیں۔ فتأمل جداً

4۔ ”کانوا قوما من اهل الدنيا و ليسوا من اهلها فكانوا فيها كمن ليس منها عملوا فيها بما يبصرون...“ وہ ایسے لوگ تھے جو اہل دنیا میں سے تھے مگر (حقیقتاً) دنیا والے نہ تھے۔ وہ لوگ دنیا میں اس طرح رہے کہ گویا دنیا سے نہ ہوں۔ ان کا عمل ان چیزوں پر ہے جنہیں خوب جانتے ہیں اور جن چیزوں سے خوفزدہ ہیں ان سے بچنے کیلئے جلدی کرتے ہیں۔ ان کے جسم گویا اہل آخرت کے مجمع میں گردش کر رہے ہیں۔ وہ اہل دنیا کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی جسمانی موت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور وہ ان اشخاص کے حال کو زیادہ اندوہناک سمجھتے ہیں جو زندہ ہیں مگر ان کے قلوب مردہ ہیں۔ (۲۰)

5۔ ”اصابوا لذة الدنيا في دنياهم و تيقنوا انهم جيران الله غداً في آخرتهم“ انہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے ترک

دنیا کی لذت چکھی اور یہ یقین رکھا کہ وہ کل آخرت میں اللہ کے پڑوس میں ہوں گے۔ (۲۱)

مخفی نہ رہے کہ یہ عہدنامہ میرے مولا کی جانب سے محمد بن ابی بکر کے نام ہے جبکہ انہیں مولا نے مصر کی حکومت سپرد کی۔ اس عہد نامہ میں پرہیزگاروں کے صفات بیان کیے گئے ہیں: ”و اعلموا عباد الله ان المتقين

ذهبوا بعاجل الدنيا و آجل الآخرة... اصابوا لذة زهد الدنيا..." جن صفات میں ایک صفت زہد ہے۔ ظاہراً اگر زہد و تقویٰ میں تساوی کے قائل نہ ہوں تو حد اقل ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ماننا پڑے گی۔ زہدوں کی اور بھی صفات و خصوصیات ہیں جن سے ہم محدودیت کی وجہ سے اعراض کر رہے ہیں اور اسی مقدار پہ اکتفا کر رہے ہیں۔

اوٹی یا جھوٹے زہد:

جھوٹے زہدوں کا تعارف بھی متعدد مقامات پر میرے مولا نے فرمایا ہے۔ ہم اختصار کے پیش نظر فقط کچھ مقامات کی جانب اشارہ کر رہے ہیں:

1۔ میرے مولا نے اپنے ایک نورانی خطبہ میں لوگوں کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ان اقسام میں ایک صنف جھوٹے زہدوں کی ہے۔ "منهم من ابعده عن طلب الملك ضؤلة نفسه ... و تزین بلباس اهل الزهاد و لبس من ذالك في مراح و لا غدي"۔

اور بعض وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے نفسوں کی کمزوری اور ساز و سامان کی نافرہمی، ملک گیری و حصول اقتدار کے لیئے اٹھنے نہیں دیتی۔ ان حالات نے انہیں ترقی و بلندی حاصل کرنے سے عاجز کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے قناعت کے نام سے انہوں نے اپنے آپ کو آراستہ کر رکھا ہے اور زہدوں کے لباس سے اپنے آپ کو سچ لیا ہے حالانکہ انہیں ان چیزوں سے کسی بھی وقت کوئی لگاؤ نہیں رہا۔ (۲۲)

2۔ جب ایک شخص نے آپ سے پند و نصیحت کی درخواست کی تو فرمایا:

'ولا تكن ممن يرجوا الآخرة بغير العمل...يقول في الدنيا بقول الزاهدين و يعمل فيها بعمل الراغبين...'

تم کو ان لوگوں میں سے نہیں ہونا چاہئے کہ جو عمل کے بغیر حسن انجام کی امید رکھتے ہیں اور امیدیں بڑھا کر توبہ کو تاخیر میں ڈال دیتے ہیں۔ جو دنیا کے بارے میں زہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں مگر ان کے اعمال دنیا طلبوں سے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا انہیں ملے تو سیر نہیں ہوتے اور اگر نہ ملے تو قناعت نہیں کرتے۔ جو انہیں ملا ہے اس پر شکر سے قاصر رہتے ہیں اور جو بچ رہا اس کے اضافہ کے خواہشمند رہتے ہیں۔ دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود باز نہیں آتے اور دوسروں کو ایسی چیزوں کا حکم دیتے ہیں جنہیں خود بجا نہیں لاتے۔ صالحین کو دوست رکھتے ہیں مگر ان کے سے اعمال نہیں کرتے اور گنہگاروں سے نفرت و عناد رکھتے ہیں حالانکہ وہ خود انہی میں داخل ہیں۔ اپنے گناہوں کی کثرت کے باعث موت کو برا سمجھتے ہیں مگر جن گناہوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتے ہیں انہی پر قائم ہیں۔ اگر بیمار پڑتے ہیں تو پشیمان ہوتے ہیں اور تندرست ہوتے ہیں تو مطمئن ہو کر کھیل کود میں پڑ جاتے ہیں... اگر مالدار ہوجاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور فتنہ و گمراہی میں پڑ جاتے ہیں اور اگر فقیر ہوجاتے ہیں تو ناامید ہوجاتے ہیں اور سستی کرنے لگتے ہیں... عبرت کے واقعات بیان کرتے ہیں مگر خود عبرت حاصل نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت میں زور باندھتے ہیں مگر خود اس نصیحت کا اثر نہیں لیتے... وہ نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع خیال کرتے ہیں۔ موت سے ڈرتے ہیں مگر فرصت کا موقع نکل جانے سے پہلے اعمال صالحہ انجام دینے میں جلدی نہیں کرتے... اوروں کو ہدایت کرتے ہیں اور اپنے کو گمراہی کی راہ پہ لگاتے ہیں۔ وہ اطاعت لیتے ہیں اور خود نافرمانی کرتے ہیں اور حق پورا پورا وصول کر لیتے ہیں مگر خود ادا نہیں کرتے۔ وہ اپنے پروردگار کو نظر انداز کر کے مخلوق سے خوف کھاتے ہیں اور مخلوقات کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہیں ڈرتے۔ (۲۳)

سید رضی ”اعلیٰ اللہ مقامہ“ فرماتے ہیں کہ اگر اس کتاب میں صرف ایک یہی کلام ہوتا تو کامیاب موعظہ و موثر حکمت، چشم بینا رکھنے والے کے لئے بصیرت اور نظر و فکر رکھنے والے کیلئے عبرت کے اعتبار سے بہت کافی تھا۔

فوائد و آثار زہد:

سید الزہاد و العباد و امام الاتقیاء ”روحی لہ الفداء“ کے نورانی کلمات میں زہد کے فوائد و آثار بھی بیان ہوئے ہیں۔ وہ کلمات حقیقت میں بہت سے سوالوں کا جواب ہیں مثلاً زہد کا فائدہ کیا ہے؟ زہد کا اثر کیا ہے؟ زہد کا خودسازی میں کون سا کردار ہے؟ و....

ہم ذیل میں اپنے آقا و مولا بلکہ مولائے کل کائنات کے کچھ نورانی کلمات کو اس ہدف کے پیش نظر ذکر کرتے ہیں:

1. ”من زہد فی الدنیا استہان بالمصیبات“ جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرے گا وہ مصیبتوں کو آسان و ہلکا سمجھے گا۔ (۲۲)

دنیا میں زہد پر جو پریشانیاں و مصائب و آلام پیش آتے ہیں کبھی بھی زاہد انہیں گراں نہیں سمجھتا بلکہ ابتلائے الہی سمجھ کر ان مصائب و آلام پر اطمینان قلب کے ساتھ صبر کرتا ہے؟ زہد کی نظر میں بڑی بڑی مصیبتیں معمولی سی ہوا کرتی ہیں۔

زاہد اپنے مقتدی۔ سے جان چکا ہے کہ ”من عظم صغار المصائب ابتلاہ اللہ بکبارہا“ جو شخص ذرا سی مصیبت کو بڑی اہمیت دیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کردیتا ہے۔ (۲۵) لہذا زہد معمولی سی مصیبت کو اصلاً مصیبت ہی تصور نہیں کرتا۔

2. ”زہدک فی راغب فیک نقصان حظّ و رغبتک فی زاہد فیک ذلّ نفس“ جو تمہاری جانب جھکے اس سے بے اعتنائی برتنا اپنے حظ و نصیب میں خسارہ کرنا ہے اور جو تم سے بے رخی کرے اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔ (۲۶)

3. ”ازہد فی الدنیا یبصرک اللہ عورتہا و لا تغفل فلست بمغفول عنک“ دنیا میں زہد اختیار کرو تاکہ اللہ تمہیں اس کی برائیوں سے آگاہ کردے اور غافل نہ ہو اس لئے کہ تمہاری طرف سے غافل نہیں ہوا جائے گا۔ (۲۷)

4. ”و ظلف الزہد شہواتہ“ زہد نے اس کی خواہشات کو پیروں تلے روند دیا ہے۔

تنبیہ: - نہیں معلوم کیوں مفتی جعفر حسین ”اعلیٰ اللہ مقامہ“ کے ترجمہ میں الزہد منصوب ہے؟ بندۂ حقیر نے غور و خوض کے بعد متعدد نسخوں کی جانب رجوع کیا مثلاً محمد عبدہ، صبحی صالح، نسخہ معجم المفہرس، نسخہ میثم بحرانی و... لیکن کہیں بھی منصوب نظر نہیں آیا؟ اس حقیر پر تقصیر کی نظر میں چاپی اشتباہ ہے ورنہ مفتی جعفر حسین ”اعلیٰ اللہ مقامہ“ کا مقام اس سے بالاتر ہے کہ انکی جانب یہ نسبت دی جائے۔

خلاصہ کلام: ہم نے عجلۃً فقط انہی چار نصوص پہ اکتفا کی ہے، وہ بھی محدودیت کی وجہ سے لیکن اگر بحث کا دروازہ کھلا رہتا تو کچھ زیادہ مرقوم کیا جاسکتا تھا۔

پہلا فائدہ: زہد انسان کو صبر جزیل کی ہمت دیتا ہے۔

دوسرا فائدہ: زہد عزت نفس کا باعث بنتا ہے۔

تیسرا فائدہ: زہد انسان میں عدالت کے ملکہ کو قوی بناتا ہے۔

چوتھا فائدہ: اللہ زاہد کو زہد کی وجہ سے بصیرت دیتا ہے۔

پانچواں فائدہ: زہد کے سبب انسان نفسانی خواہشات کو کچل دیتا ہے۔
کلام امیر؟ میں زہد کے بہ ”ان شاء اللہ“

فلسفہ زہد:

حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب (علیہ السلام) کی نظر میں زہد کا فلسفہ چار چیزوں میں خلاصہ ہوتا ہے۔
یہاں ہم صرف اشارہ کریں گے تفصیل ”تصنیف نہج البلاغہ“ میں ملاحظہ ہو۔
1۔ ایثار: ایثار کا مطلب یہ ہے کہ خود پر دوسروں کو ترجیح دینا ، دوسروں کو خود سے مقدم جاننا اور دوسروں کی خاطر خود کو زحمت میں ڈالنا۔

حضرت علی (علیہ السلام) اور ان کے گھرانے کا ایثار تاریخ انسانیت میں بے مثال ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل سورہ کی شکل میں بیان فرمایا ہے ۔ ا س سورہ کو سورہ دہر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

2۔ مواسات اور ہمدردی: یعنی محروم لوگوں کے غم میں برابر سے شریک رہنے کا نام مواسات ہے۔ مواسات کو عینی شکل میں دیکھنا مطلوب ہو تو خاندان عصمت و طہارت کے در پر جھکنا پڑے گا۔

3۔ آزادی و آزادگی: انسان کو خواہشات و مادیات سے آزاد ہونا چاہیئے اس لیئے کہ اللہ نے انسان کو آزاد خلق کیا ہے۔ ”لا تکن عبد غیرک و قد جعلک اللہ حرّاً“ لالچ علی کی نظر میں ہمیشہ کی غلامی ہے۔ ”الطمع رق موبد“ (۲۸)

4۔ ریاضۃ النفس علی التقویٰ: یہ اس وقت ممکن ہے جب نفس کو لذائذ و شہوات سے محروم رکھا جائے۔

ایثار و مواسات : ”ان اللہ تعالیٰ فرض علی ائمہ العدل...“ (۲۹) اللہ تعالیٰ نے ائمہ حق پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفس کو مفلس و نادار لوگوں کی سطح پر رکھیں تاکہ فقیر اپنے فقر کی وجہ سے پیچ و تاب نہ کھائے۔

ریاضت نفس: مولا پرہیزگاروں کے متعلق یوں فرماتے ہیں: ”منطقہم الصواب، و ملبسہم الاقتصاد و مشیتہم

التواضع...“ (۳۰) انکی گفتگو جچی تلی ہوئی، میانہ لباس اور ان کا چلنا فروتنی و تواضع ہے۔

زہد کا مقصد مولا کی نظر میں یہ ہے کہ انسان مال و دولت کا غلام نہ بن جائے نہ یہ کہ فقیر و نادار و مفلس

ہو جائے چونکہ ”الفقر موت الاکبر“ (۳۱)

حوالہ جات

1؟ لسان العرب 11702 باب الزای

2؟ معجم متن اللغ؟ 368 ”الزای“

3؟ مجمع البحرین 297-1296 ”ز“

4؟ نہج البلاغہ، خ 81 و 79

5؟ شرح محمد عبده ، خ 80 صبحی صالح خ 81 بحرانی خ 87

6؟ شرح محمد عبده خ 80 صبحی صالح خ 81 ؟

نوٹ: بحرانی کا یہاں لطیف کلام ہے محدودیت کی وجہ سے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے؟

7؟ نہج البلاغہ، ق 439 حکمت 439

8؟ == ق 28 حکمت 27

9؟ شرح نہج البلاغہ، 126، ابن ابی الحدید

10؟تصنيف نهج البلاغه،ص387 ، عنوان ”زهد الامام و تقواه“ باب 3 فصل 15

11؟نهج البلاغه،ق236

12؟نهج البلاغه،خ3333

13==؟خ224خ221

14==؟خ3خ3

15==؟خ74خ72

16؟نهج البلاغه،خ113ترجمه مفتی جعفر حسين؟ خ111

17؟ نهج البلاغه،ق104ترجمه مفتی جعفر حسين؟ ، 834، 835، حکمت 104

18؟مائده 2

19؟نهج البلاغه،خ193خ191

20؟نهج البلاغه،خ230 ، عنوان :منها فی صف؟ الزهاد خ227

21==؟ک27، ص122عهدنامه 27

22؟نهج البلاغه،خ32آغاز خطبه:”ايها الناس انا قد اصبحتا في دهر عنود و زمن كنود يُعَدّ فيه المحسنين

مسيئاً...”

23؟نهج البلاغه،ق150حکمت 150

24؟نهج البلاغه،ق31حکمت30

25؟نهج البلاغه،ق451حکمت 451

26؟ نهج البلاغه ،خ83 ، عنوان: التحذير من هول الصراط خ81 ؟ اس خطبه کو خطبه غرّاء کے نام سے یاد کرتے

ہیں؟

27؟نهج البلاغه،خ207209

28؟نهج البلاغه،خ193خ191